سوال

میں نے ایک عجیب وغریب حدیث پڑھی جس میں ھامۃ اور صفر اور نوء اور غول کی نفی کی گئی ہے ، توان عبارتوں کا معنی کیا ہے ؟

جواب

الحمد للہ

ھامۃ (اھل جاہلیت کا عقیدہ تھا کہ میت کی ہڈیاں ایک پرندے کی شکل اختیار کرلیتی ہیں ۔

صفر (اھل جاہلیت یہ بھی ایک عقیدہ تھا کہ پیٹ کے کیڑوں سے موت متعدی ہے) ۔

نوء (اہل جاھلیت کہتے تھے کہ بارش ایک ستارہ کی بنا پر ہوتی ہے) ۔

غول (یہ بھی ایک عقیدہ تھا کہ جن میں سے ایک قسم یا چھلاوہ یا بھوت ہے جو مسافر کو اس کے راستے سے بھٹکا دیتا ہے)

ابن مفلح حنبلی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

مسند احمد اور صحیحین وغیرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ (نہ تو ھامہ اور نہ ہی صفر ہے)

اور مسلم وغیرہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں (اور نہ ہی نوء اور غول بھی نہیں) ۔

تو الھامۃ الھام کا مفرد ہے ، اور اہل جاھلیت یہ کہتے تھے کہ جو کوئی مرنے کے بعد دفن ہو تو اس کی قبر سے ایک پرندہ نکلتا ہے ، اور عرب کا یہ گمان تھا کہ میت کی ھڈیاں پرندے کی شکل اختیار کرکے اڑجاتی ہیں ، اور وہ یہ بھی کہتے تھے کہ مقتول اپنی کھوپڑی سے نکل کر یہ کہتا رہتا ہے کہ مجھے پلاؤ مجھے پلاؤ حتی کہ اس کا انتقام لیا جاتا اور قاتل کو قتل کردیا جاتا ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان (ولا صفر) اس میں ایک قول تو یہ ہے کہ اہل جاہلیت صفر کے مہینہ کو منحوس قرار دیتے تھے ۔

اور ایک قول یہ ہے کہ : عرب یہ خیال کرتے تھے کہ پیٹ میں ایک قسم کا کیڑا ہوتا ہے جو جماع کے وقت اذیت دیتا ہے اور یہ متعدی ہے تو شارع نے اسے باطل قرار دیا ۔

اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اہل جاہلیت ایک سال صفر کا مہینہ حلال اور دوسرے سال حرام قرار دیتے تھے ۔

اور النوء : انواء کی واحد ہے ، اور یہ اٹھارہ منزلیں جو کہ چاند کی منزلیں ہیں اسی کے متعلق اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر فرمائیں

اور مغرب میں ہر تیرہ (13) راتوں میں ایک منزل طلوع فجر کے وقت گر جاتی اور اس کے مقابلہ میں مشرق میں اسی وقت ایک طلوع ہوجاتی ہے تو سال پوار ہونے پر یہ سب ختم ہوجاتی ہیں ، عرب کا خیال تھا کہ ایک منزل کے گرنے اور اس کے مقابلہ میں دوسری کا طلوع ہونے سے بارش ہوتی ہے تو اس لیے وہ بارش کو اس نوء کی طرف منسوب کرتے تھے ۔

اوراسے نوء اس لیے کہا گیا ہے کہ مغرب میں ایک گرتی ہے تو مشرق میں دوسری طلوع ہوجاتی ہے ، اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے غروب مراد ہے تواس طرح یہ اضداد میں سے ہوا ۔

توجس نے بارش اللہ تعالی کا فعل بنائی اور مطرنا بنوء کذا سے یہ مرادلیا کہ ہمیں بارش اس وقت حاصل ہوئی ، یعنی اللہ تعالی نے یہ عادت رکھی ہے کہ ہمیں اس وقت بارش حاصل ہو توہمارے ہاں اس کی حرمت اور کراھت میں اختلاف ہے ۔

الغول : غیلان میں سے ایک ہے جوکہ جنوں اور شیطانوں کی جنس ہے ، عرب میں مشہور تھا کہ بھوت اورچھلاوہ کھلی جگہوں پر ہوتے ہیں اور لوگوں سے آنکھ مچولی کھیل کرانہیں مختلف شکلوں میں ظاہر ہوکر راستے سے بھٹکاتے اور ہلاک کردیتے ہیں ، توشارع نے یہ عقیدہ باطل قرار دیا ۔

اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ : اس میں غول بھوت کی نفی نہیں بلکہ اس میں اس عقیدے کی نفی ہے جو عرب رکھتے تھے کہ بھوت مختلف شکلوں میں آکرانہیں گمراہ کردیتا ہے ، تو معنی یہ ہوگا کہ وہ کسی کو گمراہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ، اس معنی کی شاھد صحیح مسلم وغیرہ کی وہ حدیث ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ لاغول لکن السعالی ، بھوت نہیں بلکہ چھلاوہ ہے ، اور سعالی جنوں کے جادوگر ہیں جنہیں تخیل اور تلبیس میں ملکہ حاصل ہے ۔

خلال نے طاوس سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی ان کے ساتھ ہولیا توکواچیخنے لگا کہ خیر ہے خیر توطاوس اسے کہنے لگے یہ اس کے پاس کونسی خیر اور کونسا شر ہے ؟ میرے ساتھ نہ چلو۔ الاداب الشرعیۃ (3/369-370) ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

بعض کا یہ کہنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول (مریض صحیح بدن والے پر سے نہ گزرے) منسوخ ہے اوراس کا ناسخ (لاعدوی) کہ کوئی بیماری متعدی نہیں ۔ یہ قول صحیح نہیں ، یہ اس میں سے ہی ہے جو ابھی اوپر گذرا ہے کہ منہی عنہ وہ قسم ہے جس کی اجازت نہیں ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی نفی اس قول (لاعدوی ولاصفر) میں ہے وہ یہ ہے کہ جس عقیدہ پر اہل جاہلیت تھے اوراوراپنے کفر وشرک کے ثبوت پر قیاس کرتے تھے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نفی کہ مریض صحیح پر سے نہ گذرے کی دوتاویلیں ہیں :

پہلی :

نفس کے ورطہ میں پڑجانے کا کچھ نہ کچھ خطرہ کہ ہوسکتا ہے اللہ تعالی اس سے متعدی بیماری کومقدر کردے ۔

تواس میں صحیح شخص کوتشویش میں مبتلا ہونے اوراسے متعدی بیماری کا اعتقاد پیش آئے گا تویہ دونوں کسی بھی حال میں منافی نہیں ۔

دوسری :

یہ تواس پر دلالت کرتا ہے کہ مریض کا صحیح شخص پر ورود ایک ایسا سبب بن سکتا جس سے اللہ تعالی اس میں مرض پیدا کردے تواس کا ورود سبب ہوگا ، اور ہوسکتا ہے اللہ تعالی اس کی تاثیر ایسے اسباب سے پھیر دے جو اس کے مخالف ہوں یا پھر اسے قوت سببیہ روک دے ، اوریہ خالص توحید اوراہل شرک کے عقیدہ کے خلاف ہے ۔

اوریہ نفی بھی اسی طرح کی ہے جس میں اللہ تعالی نے قیامت کے دن شفاعت کی نفی فرماتے ہوئے کہا ہے :

جس دن نہ توخرید وفروخت ہوگی اورنہ ہی کوئی دوستی اور سفارش

تواحادیث متواترہ صحیحہ جوکہ سفارش کے ثبوت کی صراحت کرتی ہیں کے اوراس آیت میں کوئی تضاد نہیں اللہ تعالی نے تواس سفارش کی نفی کی ہے جومشرکین کے ہاں معروف تھی کہ سفارش کرنے والااجازت کی بغیر ہی سفارش کرے ۔

اورجوسفارش اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نےثابت کی ہے وہ سفارش تواجازت ملنے کے بعد ہوگی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

کون ہے جواس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے ؟ ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوروہ سفارش بھی اس کےلیے کریں گے جس پراللہ تعالی راضی ہوگا ۔

اورفرمان باری تعالی ہے :

اوراس کے پاس سفارش نفع نہیں دے گی مگرجسے اس کی اجازت دی جائے ۔ حاشیۃ تھذیب سنن ابی داود(10/289-291) ۔

اوراللہ تعالی ہی صحیح راہ کی توفیق بخشنے والا ہے ۔ .

واللہ تعالی اعلم